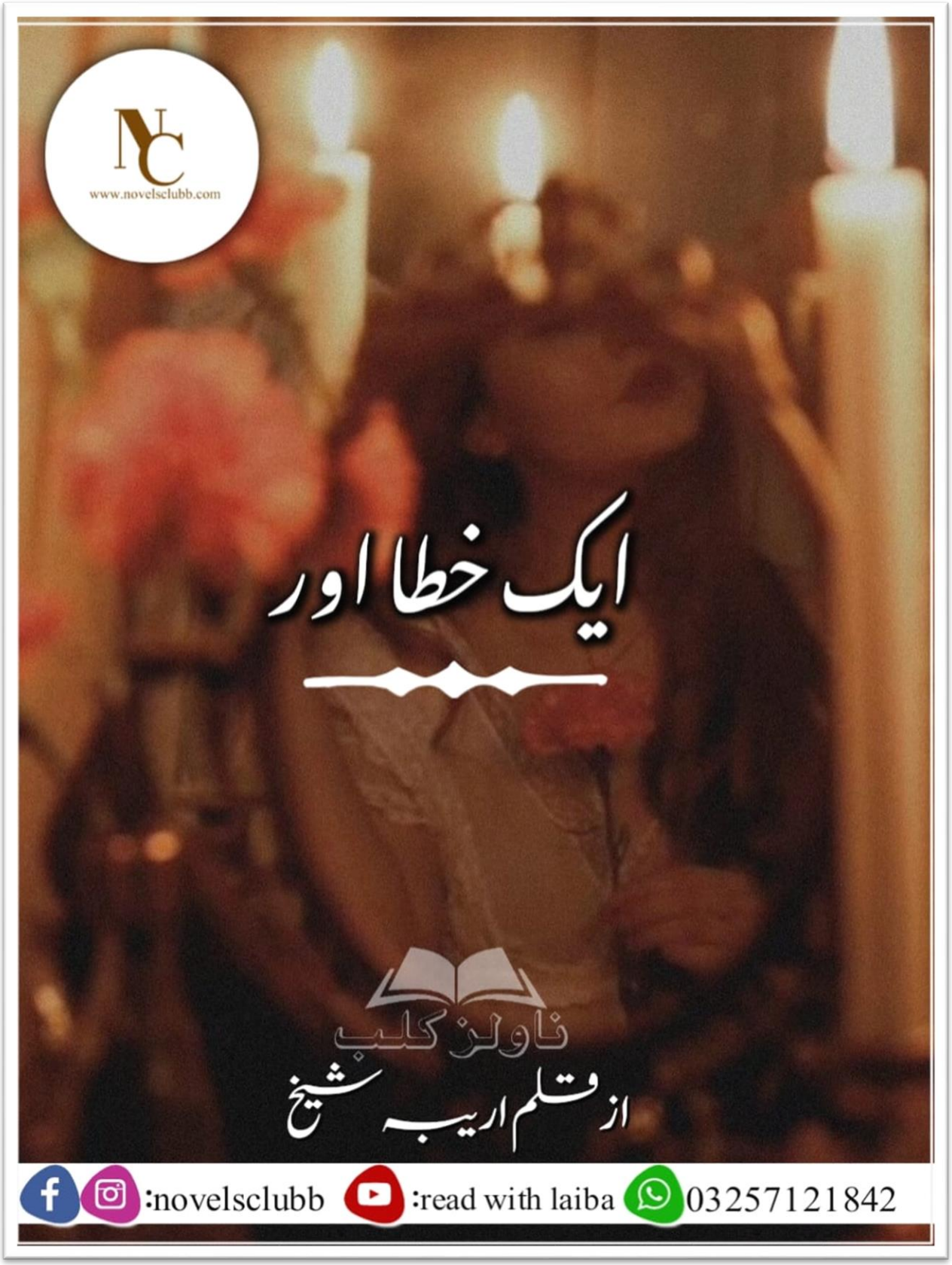
www.novelsclubb.com
ایک خطا اور
ناولز کلب
از قلم اریبہ شیخ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# ایک خطا اور

از قلم

اریبہ شیخ

www.novelsclubb.com

ناول: ایک خطا اور

تحریر: اریبہ شیخ

نویں قسط

تم نے کر رکھی ہے دعا

مرنے کی

کیا تم نے سنبھال رکھا ہے

سامان بھی؟

بہت کوشش کرتے ہو

سکون پانے کی

کیا تم نے پاک رکھا ہے

اعمال بھی؟

تم چاہتے ہو کہ سب



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یاد رکھے

کیا تم نے سرانجام دیا ہے

کارنامہ عظیم بھی؟

چاہتے ہو تم ملے تمہیں

مقام جنت میں

کیا تم نے مان لیے ہیں

اس کے احکام بھی؟

☆LRI☆☆

موسم ہلکا ہلکا اپنا تاثر چھوڑتا ڈھلتا جا رہا تھا۔ دھیمی دھیمی ہوائیں چلتی دلوں کو سرور بخشنے کا کام کر رہی تھی۔ دل ایسے جیسے کسی بوجھ سے کم ہو گئے ہو۔ راز افشاں ہونے لگ جائے تو بوجھ گھٹتے ہی چلے جاتے ہیں۔۔ اُس کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہو رہا تھا۔۔ حقیقت تکلیف دہ تھی مگر دماغ میں اُلجھنے قدرے کم ہو گئی تھی۔ وہ گاڑی سے باہر کا منظر دیکھتے پر سکون سانس بھرتی مسکرانے لگی۔ گاڑی میں پھیلی خاموشی کو دیکھتے مقابل نے بات کا آغاز خود کرنا بہتر سمجھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت اچھے۔۔تم واقعی مضبوط ہو۔۔خود کو جلد سنبھال لیتی ہو۔"وہ سر کو جنبش دیتا داد دینے والے انداز میں بولا۔

"آپ کو اپنی جان کی واقعی پرواہ نہیں ہے۔"شیشے سے باہر کا منظر دیکھتے تبصرہ کیا گیا۔

"کیا تمہیں ہے؟"آبرو اچکا کر حیرت سے پوچھا گیا۔

"اگر وہ آپ کے بارے میں جان گئے؟۔۔اگر ڈیڈ آپ کو دیکھ لیتے تو؟"بے چینی سے پہلو اُس کی طرف موڑ کر نیمل نے سوال کیا۔ایک وہی تو تھا جس کے سامنے وہ بے ساختہ اپنی پریشانیوں کا اظہار کر دیا کرتی تھی۔۔پانچ سال پہلے بھی اور اب پانچ دن پہلے سے بھی۔

"اب اپنے نکاح میں موجود عورت کی حفاظت کرنے سے ڈرنے لگا تو فائدہ میرے مرد ہونے کا۔"گاڑی کو آہستہ سے بریک لگاتے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وضاحت کی گئی۔واللہ اُس کی مسکراہٹ ہمیشہ کی طرح ایسے جیسے خزاں میں بھی پھول کھل آئے ہو۔

"مجھے لگا آپ کہے گے فائدہ میرے آفیسر ہونے کا۔۔آپ نے تو سیدھا مردانگی کی بات کر دی۔"

"مردانگی پر بات بہت بڑی بات ہوتی ہے۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اپنی عورت کی حفاظت کرنا بڑی بات ہی ہے۔اُس کو تحفظ دینا،اُس کی عزت کرنا یہ چھوٹی بات ہو بھی نہیں سکتی۔۔کم از کم میرے نزدیک تو ہر گز نہیں۔"اُس کے الفاظوں میں تاثیر بڑھتی جا رہی تھی۔

"یعنی میرے کسی نقصان کی وجہ سے آپ کی ذات گالی بن جائے تو آپ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا؟"مقابل کو حقیقت میں حیرانی ہوئی۔۔کب دیکھے تھے اُس نے ایسے مرد؟یہاں تو لوگ خود کو مرد ثابت کرنے کے لیے کیا کیا نہیں کرتے۔۔خود پر بات آنا توہین سمجھتے ہیں اور ایک وہ تھا۔۔سب سے بے نیاز۔۔یا شاید بات کچھ اور تھی۔

"اگر کبھی میری ذات پر حرف آیا تو وہ میری نااہلی کی وجہ سے ہو گا کہ میں تمہاری حفاظت نہیں کر پایا۔جو میرے نزدیک بہت بڑی بات ہو گی۔"اور اب کی بار اُس نے واقعی اعتراف کیا تھا کہ وہ بہت خوبصورت بولتا ہے۔

"آپ مجھے مسمرائز کر رہے ہیں؟"اعتراف کر دیا گیا تھا۔

"تو کیا غلط کر رہا ہوں؟"دوسری جانب کمال کی مسکراہٹ ابھری۔

"زیادہ فری نہیں ہو"اچانک اُس کا سکتہ ٹوٹا۔

"میں ہو سکتا ہوں"جواب دو بدو آیا۔

"نہیں ہو سکتے۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں نہیں ہو سکتا۔"

"بس نہیں ہو سکتے۔"

"شوہر ہوں۔" سلسلہ ابھی بھی جاری تھا۔

"تو شوہر صاحب آپ کو یاد ہو تو یہ نکاح اُسی صورت پر ہُوا تھا کہ آپ مجھ سے چار فٹ کی دوری پر رہے گے۔" وہ ایک سطر سے ہی بہت کچھ جتا گئی۔

"زیادتی ہے۔" منہ بسور کر اذلان نے شکوہ کیا۔

"ہے تو سہی۔"

"میں کیس کروں گا۔"

وکیل کے خلاف؟" نیمل کا ابھرنے والا قہقہ بے ساختہ تھا۔ وہ کتنے دنوں کے بعد پورے دل سے ہنسی تھی۔

"لیڈی لائر۔" اذلان دل ہی دل میں اُس کی نظر اترتا اُس کے خطاب پر مہر لگا گیا۔

نیمل کی آنکھوں میں چمک در آئی۔۔ ویسی ہی چمک جو ایک فاتح کی آنکھوں میں ہونی چاہیے۔۔ مگر کہتے ہیں نا, فتح نصیب والوں کو ملتی ہے اور نصیب کا تو رب ہی جانے۔۔ واقعی۔۔۔ پانچ دن پہلے تک وہ کون تھی؟ ایک قاتل اور وحشی کی بیٹی۔۔ اور اب



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نصیب نے کیسا پلٹا کھایا تھا, کیسے کیسے موڑ آئے تھے ان پانچ دنوں میں جس کی وجہ سے اس کی زندگی تک بدل گئی۔اب وہ بیوی تھی۔۔ایک خوفِ خُدا رکھنے والے انسان کی۔

ہماری زندگی بھی کتنی کمال ہوتی ہے نا! کبھی ایک لمحہ لگتا ہے زندگیوں سے رنگ غائب ہونے میں اور وہی ایک لمحہ کبھی سب کی زندگیوں میں رنگ بھر کر سب کو حیران کر جاتا ہے۔ مگر ابھی بہت سی زندگیوں میں رنگوں کے ساتھ ساتھ نئے راز بھی شامل ہو چکے تھے۔۔ مگر میں نے کہا تھا نا کہ ہر راز اپنے وقت پر ہی اشکار ہو تو بہتر ہوتا ہے۔۔بس اسی طرح ماضی اور حال کے راز بھی دھیرے دھیرے کھلنے کے لیے اپنے وقت کا انتظار کرنے میں لگ چکے تھے۔

ایک خطا کی داستان بھی کتنی عجیب ہے نا! انسان پر ایک راز جب کھلتا ہے تو اپنے ساتھ مزید رازوں سے دوبارہ اُسے الجھانا شروع کر دیتی ہے۔

☆LRI☆☆

"آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔آپ کو رحم کیوں نہیں آتا؟" ہلکی ہلکی سی سسکیاں بھرتی وہ غنودگی میں جاتی جاتو رہی تھی مگر تکرار ہنوز جاری کیے ہوئے تھی۔ ٹھنڈے پانی کی فوار پڑتے وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔اُدھر اُدھر دیکھ ان کی آنکھیں پوری کی پوری کھلی۔ منظر ایک کمرے کا تھا جو لمحہ بالمحہ ٹھنڈا ہوتا جا رہا تھا۔ عجیب بات یہ کہ دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا جیسے پورا کمرہ لوہے سے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بنایا ہو۔۔ عجیب سی ٹک ٹک کی آواز کمرے کی دیواروں سے ٹکراتی فسوں قائم کر رہی تھی ۔ارد گرد بہت سی مشینوں کو سیٹ کیا گیا تھا۔۔بہت سی مشینیں ایسی تھی جیسے کسی ہسپتال کے کمرے میں پڑی ہو۔

اپنے سامنے پانی کا خالی جگ ہاتھ میں پکڑے غضبناک تاثر لیے کھڑے جعفری بیگ پر نظر پڑتے ہی وہ سہم کر حرکت کرنے لگی۔اچانک سر میں اٹھتی ٹیسوں کی بدولت جب اُسے ہاتھوں سے پکڑنا چاہا تب انوشے بیگم کو معلوم ہوا کہ وہ کس حالت میں پڑی ہے۔۔ سنگل سائز بیڈ پر جس کے دائیں سائڈ پر ایک عجیب سی مشین آن کی ہوئی تھی۔ بائیں ہاتھ پر لگے کینولا میں سفید رنگ کا مائع سا جسم میں رفتار فتا داخل ہو رہا تھا جو شاید نہیں یقیناً اُس مشین سے نِکل رہا تھا۔اُن کا دوسرا ہاتھ بیڈ کے ساتھ لگی زنجیر میں جکڑا ہوا تھا۔بے بسی سے سر میں اٹھتے درد پر قابو پاتی وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی مگر جلد ہی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ایک زبردست چیخ مارتی وہ واپس ڈھے گئی۔ جعفری صاحب ایک ہی جست میں آگے بڑھتے ان کے بالوں کو گدی سے دبوچ کر دھاڑنے لگے وہی انوشے بیگم ان کی بے حسی پر پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

"ایک کام تمھارے ذمے لگایا تھا۔۔کیسے وہ زندہ بچ سکتا ہے؟ بتاؤ۔"

"کو۔۔کون؟" الفاظ گویا منہ سے نکلنے کو تیار نا تھے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ادا صعم۔۔وہ ادا صعم۔۔وہ زندہ ہے۔"ایک جھٹکے سے انہیں چھوڑتے وہ پیچھے کو ہوئے۔

"اتنا بڑا دھوکہ۔۔انوار اپنا کام کیسے پورا نہیں کر سکا؟اور اگر وہ نہیں مرا تو میری بندوق کی گولی کیوں ملی تھی لاش سے؟۔۔ایک منٹ!"خود ہی بولتے بولتے وہ یک دم چونکے۔انوشے بیگم دم سادھے اُنھیں سن رہی تھی۔اُن کے چونکنے پر گہرے سانس بھرنے لگی۔

"میں نے خود تو وہ آٹاپسی رپورٹ دیکھی تھی۔۔بل کہ میں نے دیکھی کب تھی؟؟تم نے جیسے مجھے دی میں نے ویسے ہی پولیس کو دے دی۔"پھر وہ مڑے۔انوشے بیگم سہم کر پیچھے ہوئی۔

"تم نے اگر مجھے دھوکہ دیا۔۔تو اپنی موت کی ذمے دار تم خود ہو گی۔۔یاد رکھنا۔"اُنگلی اٹھا کر باور کروایا گیا۔۔پھر وہ کچھ سوچتے ہوئے باہر کی جانب بڑھے جب کہ پیچھے انوشے بیگم کی حالت خراب ہوتی نظر آنے لگی۔

☆LRI☆☆

"پتہ لگاؤ کے انوار کہاں ہے۔۔مجھے آج رات ہر حال میں وہ زندہ چاہیے۔۔اور انوشے کی پچھلے تین مہینے کی سرگرمیوں کی مکمل خبر چاہیے۔"موبائل پر کچھ بے چینی اور تیزی سے اُنگلیاں چلاتے وہ عاصم کو ہدایت دیتے جا رہے تھے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی سر۔۔سب کچھ ہو جائے گا آپ فکر مت کرے۔" سر کو جھکائے وہ ہاتھ میں پکڑی کچھ فائل کو اُن کی جانب بڑھا گیا۔اپنی گاڑی کے پاس پہنچ کر وہ رُکے۔آبرو اچکا کر فائلز کو دیکھا جو عاصم ان کی جانب کیے ہوئے تھا۔

"یہ کس لیے؟"

"سر ہماری فیکٹری کا ایک ملازم جیسے ہم نے دوسری برانچ پر بھیجا تھا وہ تین مہینے سے لاپتہ ہے۔اُس کا باپ بھی کئی مرتبہ آفس آکر پوچھ چکا ہے۔" اُس نے وضاحت کے ساتھ ساتھ تفصیل بتانا بھی ضروری سمجھا۔

"تمھارا دماغ خراب ہو چکا ہے عاصم۔" جعفری صاحب برہم ہوتے زور سے دھاڑے۔

"یہاں الیکشن سر پر ہے۔۔کیس گلے میں طوق کی طرح لٹکا ہوا ہے۔۔انوار غائب ہے اور وہ جس کو مروانے کے لیے میں نے اتنی کوشش کی۔۔اتنی تباہی جھیلی۔۔جس راز کو مدفن رکھنے کے لیے میں نے اتنی کوشش کی۔۔میری بیٹی اُس تک پہنچنے کی سر طور کوشش کر رہی ہے اور اس لمحے میں تم مجھے ایک ملازم کے بارے میں تفصیل دے رہے ہو۔تف ہے تم پر۔" فائلز کو پکڑتے وہ زمین پر زور سے پٹخ کر آگے بڑھ گئے۔

"مگر سر میری بات۔۔" جلدی سے نیچے ہو کر اُنھیں سمیٹنے کی جدوجہد کرتے ہوئے عاصم نے کچھ کہنا چاہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ملازم لاپتہ ہوتا ہے یا مرتا ہے۔۔مجھے فرق نہیں پڑتا اور آئندہ میرے پاس ان دو ٹکے کے لوگوں کا کیس لے کر آنا بھی مت۔۔میرے پاس فضول وقت نہیں ہے۔"زور سے گاڑی کا دروازہ بند کرتے وہ پل میں وہاں سے نکل گئے جب کہ پیچھے عاصم ٹھہرا سر۔۔سر کرتا رہ گیا۔

☆LRI☆☆

"تم وہاں کہا جا رہی ہو؟"عمبرین جو کہ جعفری پیلس کی پُرانی ملازمہ اور ہیڈ تھی۔۔عائشہ کو محل کی پچھلی سائڈ پر جاتے دیکھ سوال گھڑ گئی۔

"وہ۔۔وہ۔۔میں صفائی کرنے جا رہی ہوں اُس کمرے کی۔"ہکلا کر بولتی عائشہ صفائی دینے لگی۔وہ ابھی کچھ دن پہلے ہی کام پر رکھی گئی تھی اسی لیے اُس کا گھبرانا فطری تھا۔

"کون سے کمرے کی؟"اس کی آنکھوں میں تحیر سا در آیا۔

"اس طرف جو ایک کمرہ ہے میں نے کل دیکھا تھا۔۔وہ باہر سے دیکھنے پر ہی بہت گندہ لگ رہا تھا۔۔صاحب نے کہا تھا کہ محل اچھی طرح سے سجا ہوا سی لیے وہ بھی صاف کرنے چلی آئی ۔"اُس نے ڈرتے ڈرتے صفائی دی۔عمبرین کے لہجے میں ایک خار سی ہوتی تھی۔۔ایک غرور سا۔۔کوئی ملازمہ اُسے پسند نہیں کرتی تھی مگر غرور کی وجہ سے اس کے لہجے میں جو کڑک پن آتا اُس سے سب گھبرا جاتی۔

"اس کمرے کی تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔میں کافی ہوں اس کی دیکھ بھال کے لیے۔۔اور ویسے بھی اُس کمرے میں جانے کی اجازت صرف مجھے ہی ہے کسی اور کو



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں۔"تفخر سے کہتی وہ بال کی لٹ گھمانے لگی۔لہجہ جتانے والا تھا۔عائشہ نے نخوت سے سر جھٹکا پھر اچانک وہ کچھ تجسس سے آگے بڑھی۔

"ویسے ایسا بھی کیا ہے اُس کمرے میں؟؟"پر سوچ آنکھوں سے دیکھتی وہ جواب کا انتظار کرنے لگی۔

عنبرین پہلے تو اُسے دیکھتی رہی پھر اچانک مسکرا کر کان میں سرگوشی سی کر گئی۔

"قبر"

وہ چند لمحے اُسے دیکھتی رہی پھر اچانک فضا میں اُس کے قہقے کی گونج ابھری۔

"آپ مذاق بہت اچھا کر لیتی ہے۔"ستائش سے کہہ تو دیا مگر عنبرین کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتی پل میں اُس کے چہرے پر ڈر واضح ہونے لگا۔

"یہ مذاق تھا نا؟"تھوک نگل کر سوال کیا۔

"مجھے مذاق کرنے کی عادت نہیں ہے۔۔خیال رکھو۔"

بالوں کی لٹ کو نازکی سے اُنگلی پر لپیٹتی وہ آگے کو بڑھ گی جب کہ پیچھے عائشہ کا مانو حال ہی بے حال تھا۔

"سیاہ محل میں ہمیشہ ایک ہی چیز کی تو کمی لگتی تھی۔۔

"قبر"کی



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلو وہ کمی بھی پوری ہوئی۔۔سیاہ محل میں قبر بھی موجود تھی۔

"انٹرسٹنگ"

☆LRI☆☆

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ ادا صعم جعفری میرے انکار کا بدلہ میری عزت کو روند کر لے گا۔"سنیہا کے کہے گئے الفاظ جیسے اُس کے دماغ میں بجتے ہتھوڑے کی مانند لگ رہے تھے۔۔کیا قصور تھا اس کا جو اس کی محبت کی توہین ان الفاظوں سے کی گئی۔وہ تو اس کے عزت اور احترام میں اکیلے میں بھی کبھی نظریں نا اٹھا پایا تو اس کی عزت پر کیسے کوئی حرف آنے دے سکتا تھا؟

"میں اس بات کا مطلب نہیں سمجھا۔۔آپ کیا کہنا چاہتی ہے؟"خود پر قابو پاتے اس نے وضاحت چاہی۔دل انجانے سے خدشے میں گھرا پڑا تھا۔

"تم نے کہا تھا کہ میرے فیصلے کا احترام کرو گے؟"ارد گرد فراموش کرتی سنیہا چیخ پڑی۔

"آپ نے کہا تھا کہ محبت کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔۔اور میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔احسان طریقے سے آپ سے اظہار کیا اور آپ کے فیصلے کی قدر اور اس کا احترام کیا۔اس میں میری غلطی کہا ہے؟"

"محبت کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔۔مگر محبت ہو جانے کے بعد انسان کیا عمل کرتا ہے گناہ اور نیکی کا فرق اس پر منحصر ہوتا ہے۔"اُس کا لہجہ سخت سے سخت تر ہوتا جا رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے محبت کی۔۔میری کوئی غلط نیت نہیں ہے۔"ادا صعم عجیب سی کش مکش میں مبتلا ہوتا جا رہا تھا۔

"اگر تمھاری نیت اتنی ہی صاف تھی تو انکار کا بدلہ لینے کے لیے مجھے اغواء کیوں کیا۔"اور یہاں سنیہا کے الفاظ سن کر ادا صعم کو لگا جیسے اُس سے سننے میں بہت بڑی بھول ہو گئی ہو۔

"میں نے آپ کو اغواء کیا؟؟؟"بات ہی ایسی کی گئی تھی کہ وہ بے ساختہ اپنی جھکی نظروں کو اٹھا گیا۔۔اُس کے نقاب سے نظر آتی آنکھوں کے گرد پڑے نیل پر نگاہ جاتے ہی اُس کا کلیجہ جیسے پھٹنے کو تیار تھا۔۔جب نظریں اٹھے گی بصیرت تب ہی تو صاف ہو گی۔

"ہاں تم نے کیا اغواء۔"پہلی مرتبہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے اور قسمت کے عجب کھیل کے دونوں کی آنکھوں میں سکون اور محبت کی بجائے بے یقینی اور شکوے کے تاثر تھے۔

"آپ میری محبت کی توہین کر رہی ہے ruhum۔میں نے آپ کو اغواء نہیں کیا۔۔آپ کے ساتھ ہوا کیا ہے؟؟آپ ٹھیک تو ہے؟"ایک دم ادا صعم آگے کو بڑھا۔بس ایک قدم۔۔پھر وہ رکتا دو قدم پیچھے ہو گیا۔وہ چاہ کر بھی اُس کے قریب ہونے سے ڈرتا تھا۔نیلی آنکھوں نے اس کی حرکت کو بہت غور سے دیکھا۔۔ایک لمحے کو دل کیا کہ مقابل کی بات اور آنکھ بند کر کے یقین کر لے۔جو شخص اس کو دیکھنے سے بھی ڈرتا تھا وہ کیسے اتنی گھٹیا حرکت کر



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سکتا ہے مگر دل کو ٹھوکر لگا تا دماغ فوراً سامنے آ گیا۔اگر یہ سچ تھا تو کو کیا تھا جو اُس نے اُن لوگوں کے منہ سے سنا؟ دماغ میں کچھ دن پہلے کا بھیانک منظر چمکا تو دل کا جیسے کام کرنا مشکل ہو گیا۔

تینوں آدمی لمحہ بہ لمحہ اُس کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔

اور اس لمحے سنیہا مرتضیٰ کو ادارک ہُوا تھا کہ "زندگی, موت سے زیادہ مشکل ہے۔"

اداصعم جعفری سہی کہتا تھا۔۔زندگی میں سب سے بڑا انعام "موت" ہوتا ہے۔بہت سے دکھوں سے بچا لیتا ہے۔

کاش اُسے بھی موت آ جائے۔۔کاش کوئی معجزہ ہو جائے۔کاش۔۔کاش۔

مگر اللہ کبھی کبھی انسان کی مدد کرنے کے لیے دوسرے انسان کو وسیلہ نہیں بناتا بل کہ اپنے بندوں کو ہمت اور طاقت سے نوازتا ہے تاکہ اُنہیں بتا سکے کہ اُسے ہمیشہ خود ہی اٹھنا پڑتا ہے سہاروں کے انتظار میں رہو گے تو ریت کی مانند بکھرتے چلے جاؤ گے۔

وہ کُرسی کے ساتھ گر تو گئی تھی مگر زمین پر گرے کانچ نے جیسے اُس کی مدد کرنے کو ٹھان لی۔وہ تھوڑے ہی وقت میں کانچ کو رسی سے بندھے ہاتھوں سے پکڑنے پر کامیاب ہو گئی مگر کامیابی شاید کچھ ہی لمحوں کے لیے تھی جلد بازی میں کانچ سے ہاتھوں پر بندھی رسی کو کاٹنے کی بجائے اپنی ہی کلائی کاٹ بیٹھی۔ایک لمحے کے لیے اُس کی آنکھیں ساکت ہو گئی مگر اس لیے نہیں کہ وہ اپنی جان اپنے ہی ہاتھوں سے گنوانے جا رہی تھی بل کہ اس لیے کہ ان آدمیوں کے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہنچنے سے پہلے وہ مر کیوں نہیں رہی۔ پھر اس کی آنکھیں لمحہ بہ لمحہ بند ہونے لگی۔۔ کلائی سے نکلتا خون زمین کو داغدار کرنے لگا۔ وہ تینوں آدمی پس منظر سمجھتے بدحواس ہو کر پیچھے کو ہٹے۔

سنیہا کی سانسیں مدھم ہونے لگی۔۔ بصارت دھندلی سی ہو گئی۔۔ سماعتیں ساتھ چھوڑتی جا رہی تھی مگر کمال ہو وقت کا جو اُس کی مدھم ہوتی سانسوں کے باوجود ان آدمیوں کی آواز سننے کی مہلت دے گیا۔

"مسٹر جعفری نے اپنے کسی انکار کی وجہ سے اس لڑکی کو اغواء کرنے کو کہا تھا۔۔ انہوں نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ جو دل آئے وہ کرنا بشرطیہ یہ کہ اسے زندہ رکھنا۔" یہ آواز ان تینوں آدمیوں کی آوازوں سے مختلف تھی۔۔ غیر شناسا بھی اور کچھ شناسا بھی۔

"یہ تم لوگوں نے کیا کر دیا؟" بولنے والا وہ آدمی یقیناً ابھی آیا تھا۔ وہ اب اور بھی کچھ بول رہے تھے مگر سنیہا میں سننے کی سکت نہیں بچی تھی۔

دماغ ماضی سے لوٹتا حال میں سفر کرنے لگا۔

"اس نے کہا تھا کہ جعفری صاحب کے انکار کی وجہ سے اغواء کیا تھا۔۔ تو اس بات کا مطلب کیا ہوا؟؟؟"

سنیہا کے دماغ میں ان کے کہے الفاظ کی گونج جب حد سے بڑھنے لگی تو وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے وہاں سے نکلتی چلی گی جب کہ پیچھے کھڑے ادا صعم کی روح جیسے کسی نے کھینچ لی ہو۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆LRI☆☆

سنیہا کے ساتھ ہوئی ملاقات کو آج پورے تین ہفتے ہو چکے تھے۔اور ان تین ہفتوں میں اُسے جیسے کسی چیز کی ہوش تک نا رہی۔ کھانا, پینا, سونا, جاگنا یہاں تک کہ اُسے ان تین ہفتوں میں نیمل سے بات تک کرنے کا ہوش نہیں رہا۔۔اسی نیمی سے جس سے اگر وہ ایک دن بھی بات نا کرتا تو بے چین سا ہونے لگتا۔وہ بہت بدل سا گیا تھا۔۔ہر لمحے میں ہزار مرتبہ اُس کے کہے گئے الفاظوں میں ملتی کریوں کو جوڑتے جوڑتے وہ خود کہی بکھرنے سا لگ گیا۔ مگر ہر بار کی کوشش رائیگاں جانے لگتی۔وہ بستر پر چت لیٹا تین ہفتے پہلے ہونے والی تمام باتوں کو دہرا کر کچھ پانے کی کوشش کرتا جا رہا تھا۔ نیند تو ابھی بھی مہربان نہیں تھی مگر شاید محنت کا پھل جلد ہی ملنے کو تھا۔وہ ایک جھٹکے سے بستر سے اٹھا۔ایسا فیصلہ جس کو کرنے میں وہ تین ہفتوں سے کشمکش میں مبتلا تھا۔۔آج وہ ٹھان چکا تھا کہ وہ اپنے خیال پر عمل پیرا ہو کر رہے گا پھر چاہے اس کے لیے اسے کچھ بھی کھونا کیوں نا پڑے۔۔پھر وہ کچھ اُس کا سکون ہو یا کسی کی جان! وہ آج خود غرض ہونے جا رہا تھا۔

وقت کی سوئیاں آدھا گھنٹہ مزید آگے بڑھ گئی۔۔وہ ہاتھ میں اپنا موبائل اور گاڑی کی چابی پکڑے اپنے کمرے سے نکل کر نیچے کی جانب بڑھنے لگا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سیڑھیاں اتر کر وہ تیزی سے پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی کو اسٹارٹ کرتا سڑک پر لے گیا۔ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ تھامے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے کنپٹی کو سہلاتے وہ کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چُکا تھا۔

کچھ لمحے کی مسافت کے بعد وہ ایک چھوٹے سے علاقے میں پہنچا۔۔گاڑی گلی سے گزرنا مشکل تھی اسی لیے وہ وہی کھڑی کرتا پیدل ہی اپنی منزل تک بڑھنے لگا۔

☆LRI☆☆

دور گزرتے چلے جاتے ہیں مگر اکثر طریقے تبدیل نہیں کیے جاتے جن کا بدلنا سب کے لیے نہایت اہم ہوتا ہے۔ہم اپنی بیٹیوں کو چھوٹی عمر سے ہی یہ بتانا شروع ہو جاتے ہیں کہ نامحرم سے دوستی اچھی نہیں ہوتی۔کسی غیر سے بات کرنا مناسب نہیں۔خدا نے عورتوں کو انمول بنایا ہے وہ پردے میں ہی اچھی رہتی ہے۔سب اپنی بیٹیوں کو محرم اور نامحرم کا فرق بتاتے چلے جاتے ہیں جو کہ نہایت اچھی بات ہے مگر ان کو سمجھاتے سمجھاتے اپنے بیٹوں کو سمجھانا بھول جاتے ہیں۔۔ہماری بیٹی پردے والی ہے یہ کبھی کسی نامحرم سے بات بھی نہیں کرے گی مگر بیٹا ہے نہ وہ کر بھی لے تو کیا ہی حرج ہے!شروع سے ہی محرم اور نامحرم کا فرق اگر کوئی سہی سے ہمارے معاشرے میں زیادہ تر بتا سکتا ہے تو وہ ایک لڑکی,ایک ماں,ایک بہن غرض کے عورت ہی ہوتی ہے۔۔چند کے علاوہ سب مرد بتانے سے قاصر ہو گے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہم اپنے بیٹوں کو نہیں سمجھاتے کہ یہ عورت تمھاری نامحرم ہے اس کی طرف دیکھنا تک نہیں۔اُن کو بتاتے ہی نہیں ہے کہ نامحرموں سے دوستی اچھی نہیں ہوتی۔سامنے والی کتنی پاکیزہ ہی کیوں نا ہو اور کتنی بولڈ ہی کیوں نا ہو۔۔نامحرم ہی ہوتی ہے۔مگر آج کل جو ہمیں دیکھنے کو مل رہا ہوتا ہے کہ بیٹی پردے میں جائے خود کو نامحرم سے چھپا کر اور بیٹا نظریں تک نیچے نہیں کرتا۔

مرد خواہ اُس کا چاچا,خالوں یا کوئی بھی رشتہ دار ہو۔وہ کیا کرتے ہیں لڑکی کو سمجھا رہے ہوتے ہیں کہ نماز ایسے نہیں پڑھی جاتی۔۔سجدہ ٹھیک سے کرنا۔رکوع میں ٹھیک سے جھکنا۔اور ماں باپ کے ساتھ سب سمجھتے ہیں کہ پانچ وقت کا نمازی شخص ہماری بیٹی کو سمجھا رہا ہے بہت نیک ہے اور وہ مرد بھی بہت دینی ہوتا ہے مگر کیا وہ اور کوئی اتنی عقل نہیں رکھتا کہ ایک لڑکی یا عورت نماز پڑھ رہی ہے تو آپ کا اُسے دیکھنا تک ممنوع ہے غرض کے آپ اس کے رکوع اور سجود کے طریقوں پر بات کرے۔ماں باپ کو چاہیے کہ بیٹیوں سے زیادہ بیٹوں کو محرم اور نامحرم رشتوں کی بنیادیں اور تقاضے بتائیے جائے اور یہ بات وہ تو اپنے بیٹے کو اچھی طرح ازبر کروا کر اپنی تربیت پر داد سمیٹ بیٹھی تھی۔

اپنے شوہر کی وفات کے بعد بھی نصرت بی بی نے اپنے بچوں کی اعلیٰ سے اعلیٰ تربیت کی اور دُنیا سے لے کر دین تک کی تعلیم میں کوتاہی نہیں کی۔انہی کی عقلمندی اور اعلیٰ پرورش کا صلہ تھا کہ اذلان باہر جا کر بھی خود کے کردار کو ہر طرح سے پاکیزہ رکھے ہوئے تھا۔کبھی کھلے ماحول میں



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھی کسی نامحرم لڑکی کو دیکھنا اپنے کردار کی توہین سمجھتا۔ ہمیشہ ان سے ایک فاصلے پر رہتا۔ شاید یہی سب سے بڑی وجہ تھی کہ نیمل اور اقصٰی کی گفتگو سنتے کہ بعد وہ مسلسل بے چین سا ہونے لگا تھا۔ نیمل چاہے جتنی بھی خوبصورت کیوں نا ہوتی وہ کبھی اس کے بارے میں ناسوچتا محبت تو دور کی بات ہے مگر کہیں نہ کہیں اُس کا اظہار اور اپنی مسکراہٹ کے بارے اُس کے دلائل دیکھ وہ لاشعوری طور پر اُسے سوچنے پر مجبور ہوتا جارہا تھا مگر مضبوط اعصاب کا ملک ہونے کی وجہ سے خود پر قابو پانا وہ اچھے سے جانتا تھا۔ وقت اسی طرح گزرتا گیا اور اذلان اپنی فائنل سمیسٹر کی تیاری میں جت گیا۔ اُسے لگ رہا تھا کہ وقت اُس کے لیے بہت فائدے مند ثابت ہو رہا تھا مگر شاید ہم انسانوں کی سب سے بڑی بھول ہی یہ ہوتی ہے کہ وقت اگر ہمارے ساتھ اچھا ہے تو سب کے ساتھ بھی ہو گا۔ جیسے جیسے دن گزر رہے تھے نیمل کی چاہت نامحسوس انداز میں بڑھتی چلی جارہی تھی۔ اقصٰی سے اذلان کے بارے میں کبھی کیا بات کرنا تو کبھی کیا بات۔۔ اور سب سے بڑی وجہ جو نیمل کو اس سلسلے میں معلوم ہوئی تھی وہ اُس سے محبت کرنے کی تھی۔ اُسے لگتا تھا کہ اذلان کی مسکراہٹ سب سے خوبصورت ہے اور وہ ہے ہی اتنا دلکش کے اُسے چاہا جائے مگر وہ غلط تھی اُس کی مسکراہٹ سے زیادہ اُس کی نظروں میں پلتی حیا اور کردار خوبصورت تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ آہستہ آہستہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے جذبات شدت اختیار کرنے لگے۔ مگر گزرتے وقت میں جذبات کے ساتھ لوگوں میں سرگوشیاں بھی بلند ہونا



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شروع ہو چکی تھی۔دوست اچھے ہو تو زندگی سنوارنے میں بہت فائدے مند ثابت ہوتے ہیں اور یہی چھوٹا سا بھی کھوٹ آجائے تو کبھی نا بھرنے والے زخم دے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی دوست کا دوست آپ کا دشمن بن جاتا ہے۔۔اُس کی محبت میں بھی یہی ہوا تھا۔اقصٰی نے اپنی کسی دوسری دوست سے ذکر کر دیا۔اور پھر کیا تھا آہستہ آہستہ پوری یونیورسٹی میں اس بات کا چرچہ ہونے لگا کہ نیمل جعفری ایک معمولی سے آئے لڑکے سے محبت کر بیٹھی ہے۔اور پھر جب محبت کا چرچہ اشتہاروں کی طرح ہر جگہ پھیلنے لگ جائے تو وہ مقدس نہیں رہتی۔اُس کی محبت میں بھی تیسرے انسان کی باتیں شامل ہونے لگی تھی اور بس پھر خطائیں سرزد ہونے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے۔

نیمل نے بھی سب کی باتوں میں آکر اظہار کرنا بہتر سمجھا۔اور وہ وقت بھی آ ہی گیا جب وہ سپورٹس گراؤنڈ میں باسکٹ بال کھیلتے اذلان کے پاس پہنچ گئی۔اُس کے ساتھ اقصٰی اور کچھ دوستیں اور بھی موجود تھی وہی دوسری طرف اذلان کے دوستوں میں سے کچھ نے بے وقت ہی ہوٹنگ شروع کر دی۔وہ ناگواری سے اُنھیں دیکھتا اپنی نظریں پھیر گیا۔

"میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں۔"اظہار کا لمحہ بھی کتنا عجیب تھا نا کبھی نہ جھجھکنے والی لڑکی بھی الفاظ کھوتی جا رہی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہتر ہو گا آپ یہاں سے جائے۔" یقیناً وہ سب معاملے کی حد تک پہنچ چکا تھا۔اذلان نہیں چاہتا تھا کہ وہ کچھ بھی اُلٹا سیدھا کہے اسی لیے اُسے جانے کا کہتا مڑنے لگا۔

"میں آپ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔" ہمت باندھتی وہ گویا ہوئی۔اذلان گہری سانس لینے کے بعد بال اِک طرف اچھالتا پڑے کو چلا گیا۔نیمل بھی اس کا اِشارہ سمجھتی پیچھے کو بڑھی۔

"کیا بات کہنا چاہتی ہے؟ میں سن رہا ہوں۔" نظریں ہمیشہ کی طرح کسی غیر مئی نقطے پر جمی تھی۔

"میں نکاح کرنا چاہتی ہوں آپ سے۔" آنکھیں بند کر کے جلدی سے کہا گیا۔اور وہ پل تھا کہ اذلان شاہ میر کا دل بھی دھڑکنا بھول گیا۔ نظریں بے اختیار ہوتی اُس کے چہرے کا طواف کرنے لگی۔

"نکاح؟؟" کچھ لمحے بعد سکتا ٹوٹا تو دونوں کے منہ سے بیک وقت ایک ہی لفظ نکلا۔

"ٹھیک ہے کر لوں گا۔" اور اب یہ لمحہ تھا جب نیمل جعفری کا دل ساکت ہونے کو بے تاب تھا۔

"واقعی؟" مقابل کا حیرت سے برا حال تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مگر پہلے ایک سوال پوچھنا چاہوں گا۔۔اجازت ہے؟"جواب کے ساتھ سوال بھی کیا گیا۔

"جی۔۔پو۔۔پوچھیے۔"اب کی بار اس کی زبان لڑکھڑائی۔۔انجانے سے اندیشوں نے دل کو آگھیرا۔

☆LRI☆☆

"بتاؤ نہ کہ کیا بات ہوئی۔"اقصٰی اُس کے کمرے میں دھرام سے داخل ہوتی پوچھنے لگی۔نیمل جو کسی گہری سوچ میں تھی چونک کر اُس کی طرف دیکھا۔

"بتاؤ۔"تجسس کے مارے اُسی کے بیڈ کی پائنتی پر بیٹھ کر استفار کرنے لگی۔

"کیا بتاؤ؟"نا سمجھی سے پوچھا گیا۔

"اُف پاگل اب اتنی بھولی نہ بنو مجھے بتاؤ کیا بات کی تم دونوں نے۔۔تم تو ہمیں کچھ بتایئے بغیر بھاگ کر کمرے میں آگئی اور وہ ہینڈسم بھی تمھارے جانے کے بعد خاموشی سے نکل گیا۔"

اس کے باتوں پر کان دھرے بغیر نیمل خاموشی سے لیٹ گئی۔

"تم نہیں بتا رہی مجھے؟"اُنگلی اٹھا کر تنبیہہ کی گئی۔

"اقصٰی کیا نماز نہ پڑھنے سے خدا بھول جاتا ہے؟"سوال کے بدلے میں سوال کر دیا۔ایک دم کو اقصٰی بھی گڑبڑا گئی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کیسا سوال ہے؟ میں تم سے کیا پوچھ رہی ہوں اور تم مجھ سے کیا پوچھ رہی ہوں۔ دونوں باتوں کا آپس میں کیا تعلق؟"

"جواب دو نہ اقصٰی۔" اب کی بار لہجے میں اِلتجا تھی۔

"تم اچھے سے جانتی ہو نیمل کہ میں اس بات کا جواب نہیں دے سکتی؟"

"مگر کیوں؟؟"

"پتہ نہیں اور بہتر ہے کہ تم آرام کرو۔ تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ صبح بات کرے گے۔" پھیرتی سے وہ بات کو ٹال کر کمرے سے نکلتی چلی گئی جب کہ پیچھے نیمل پھٹتے سر کو فوراً تھام کر لیٹ گئی۔

☆LRI☆☆

"اماں بی میں یہ نہیں کر سکتا۔" التمش کا سر خود بہ خود نفی میں ہلنے لگا۔

"دیکھو التمش۔۔ بات کو سمجھو بیٹا۔" انہوں نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی سمجھانے کی کوشش کی۔

"میں سمجھنا ہی نہیں چاہتا اماں بی۔۔ آپ بھی بابا کی طرح مجھے مجبور کر رہی ہے مگر میں اپنا فیصلہ نہیں بدل سکتا۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آفاق رخصتی پر زور دے رہا ہیں۔وہ چاہتا ہے کہ اب منہل جلد از جلد اپنے گھر کی ہو جائے اور بیٹی کا باپ ہونے کے لحاظ سی اُس کی فکر جائز بھی ہے التمش۔"اب کی بار اُنہوں نے ٹھوس وجہ پیش کی۔

"پر آپ اچھی طریقے سے جانتی ہے کہ میں ابھی تیار نہیں ہوں۔"

"تم اُس کے بارے میں بھی تو سوچو التمش۔۔وہ کب تک تمھارے نام پر بیٹھی رہی گی؟اُس کی بھی زندگی ہے۔۔وقت گزرتا جارہا ہے۔"

"میں نہیں جانتا اماں۔"سختی سے دانت پر دانت جمائے بے بسی سے کہا گیا۔

"پھر اس کا اِک ہی حل ہے۔"کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے جیسے فیصلہ کیا ہو۔

"کیا؟"بے چینی سے پہلو بدلہ گیا۔

"تم چھوڑ دو منہل کو۔۔طلاق دے دو پھر۔۔وہ تمھارے نام سے آزاد ہو جائے تو میں آفاق سے کہہ کر کسی اچھے سے لڑکے کے ساتھ۔۔۔"ابھی اُن کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ التمش اُنھیں سختی سے ٹوک گیا۔

"میں منہل کو طلاق دے دوں گا۔"وہ اپنی بات مکمل کرنا چاہتا تھا کہ آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے مگر شاید حالات نے ایک انوکھا سا مذاق کرنا تھا۔پیچھے دروازے میں بے یقینی سے کھڑی منہل کو دیکھتے یق دم التمش کی زبان گویا گنگ سی ہو گئی۔۔اماں بی نے کن آنکھیوں سے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

منہل کو دیکھا جو بے یقینی سے التمش کی طرف دیکھنے میں محو تھی۔وہ جانتی تھی کہ منہل کے آنے کا وقت ہے وہ پہلے ہی اُنہیں فون پر بتا چکی تھی۔انہوں نے جان بوجھ کر طلاق کی بات کی کیوں کہ وہ سمجھتی تھی کہ التمش کو منانے کا ایک یہی حل تھا۔وہ مر تو جائے گا مگر نفرت کے دعوے کرنے کے باوجود بھی اُسے نہیں چھوڑے گا۔وہ چاہتی تھی کہ منہل اپنی زبان سے اعتراف سنے۔۔طلاق کی بات پر التمش کا بھڑکنا سنے کیوں کہ وہ حدیم کی زبانی اُس کی دل میں پلتے وسوسوں کی بابت جان چکی تھی۔مگر ہمیشہ ویسا نہیں ہوتا جیسا ہم سوچتے ہیں۔حالات کی بات ہی نرالی ہوتی ہے کب کس نے بات پر پلٹا کھا جائے کوئی جان ہی نہیں پاتا۔

"تم کب آئی بیٹا؟"حیرت کا بھرپور اظہار کیا۔منہل خاموشی سے ان کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھی۔التمش کے دل میں اچانک درد سا اٹھا اور بنا کسی تردید کے سوچے سمجھے بغیر وہ بھی اس کا نام پکارتے پیچھے کی جانب لپکا۔

وہ تیزی سے قدم اٹھاتی آگے کو بڑھتی جا رہے تھی۔۔آسمان بھی سرمئی ہوتا اُس کے غم میں شامل ہونے کو آ پہنچا تھا۔ہلکی ہلکی بوندا باندی ہوتی دونوں کو لمحہ بہ لمحہ بگھونے کے بہانے میں تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منہل بات سنو میری۔۔ منہل۔" التمش اُسے پُکارتا اُس کے پیچھے ہی دور رہا تھا مگر مقابل کے قدم میں تیزی ہی آتی کا رہی تھی۔ اچانک وہ ہائی ہیلز میں تیزی سے چلنے کی وجہ سے لڑکھڑائی۔۔ یقیناً اگر التمش بروقت نہ تھامتا تو بری طرح سے زمین بوس ہوتی۔

"چھوڑے مجھے۔" جھٹکے سے اپنا بازو اُس کی گرفت سے آزاد کرتی وہ پھر سے لڑکھڑائی۔ التمش اُس کی ایک بھی سنے بغیر اُسے تھامنے لگا۔

"مجھے چھوڑ دے التمش۔۔ ویسے بھی تو چھوڑ ہی رہے ہیں نا۔" وہ اونچی آواز میں چیخی۔

"ہم سڑک کے دہانے پر کھڑے ہیں۔۔ اور بارش بھی ہو رہی ہے ضد مت کرو۔۔ گھر چلتے ہیں۔" اُس نے تحمل سے کہنا بہتر سمجھا۔۔ وہ اُس پر سختی کر ہی نہیں سکتا تھا کیوں کہ دور اندر وہ اعتراف کرتا تھا کہ اس کی ذات کو لے کر کو وہ کتنی حساس ہے۔

"مجھے نہیں جانا کہی بھی آپ کے ساتھ۔۔ آپ چھوڑے مجھے۔" بے دردی بادلوں کی طرح خود کی آنکھوں سے نکلتے پانی کو اپنے دوسرے ہاتھ میں صاف کرتی وہ بازو کھینچ گئی مگر اب کی بار اونچی ایڑھی کی وجہ سے پاؤں شدت سے مڑا۔ منہل کراہ اٹھی۔ پاؤں میں شدید درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی اور وہی ہاتھ جن کو جھٹکنے کے لیے اتنی کوشش جاری تھی اب اُسے انہی ہاتھوں کا سہارا لینا پڑا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خود کا خیال تو کرو۔۔ کس نے کہا تھا اتنی بڑی ہیل پہنو۔۔ جب چلا ہی نہیں جا رہا تھا تو رہنے دیتی۔" افسوس سے دائیں بائیں سر ہلاتا وہ ہلکی آواز میں ڈانٹنے لگا۔۔ منہل نے کوئی بھی جواب دینے سے پرہیز کیا۔ کہی نا کہی التمش سہی ہی کہ رہا تھا۔ پھر اچانک کچھ ایسا ہوا کہ بادلوں سے ٹپ ٹپ کرتی بوندوں کو بھی ٹھہرنا پڑا۔۔ دلوں کی دھڑکنوں کے ساتھ فضا بھی تیزی سے رقص کرتی گنگنانے لگی۔

التمش جھکا اُس کے قدموں میں بیٹھ گیا۔۔ منہل فوراً پیچھے کو ہٹی۔۔

"اُنہہ۔۔ ہلو مت۔"

اب وہ بہت نرمی سے اُس کے پاؤں کو پکڑے ہیل سے آزاد کر رہا تھا۔۔

وہ یک ٹک اُسے دیکھے گئی۔۔ "انتہا کا مغرور شخص بغیر کسی جھجھک کے اُس کے پاؤں کو پکڑے ہوئے تھا۔۔ کیسا شخص تھا! اُس کے لیے تو وہ جھکنے میں بھی نہیں ہچکچاتا تھا۔۔ ہاں مگر نفرت کا دعویدار ہمیشہ رہتا تھا۔"

"آپ کیوں کر رہے یہ سب؟" التمش کے ہاتھوں میں اپنی ٹوٹی ہیل کو دیکھتے وہ سکتے سے نکلی۔ ہچکیوں کے درمیان بولتی وہ اُسے پیچھے کی طرف دھکیل گئی۔

"میں کچھ بھی نہیں کر رہا۔۔ گھر چلتے ہیں تم یہ میرے شوز پہن لو۔" اُس کے پاؤں کے قریب اپنے جوتے رکھ کر وہ نرمی سے گویا ہوا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ نے رخصتی سے کیوں منع کیا؟"اُس کے الفاظ یاد کرتے وہ دبک کر پیچھے کو ہوئی۔

"ہم گھر چل کر بات کرتے ہیں۔۔یہ کوئی جگہ نہیں ہے۔"اب کی بار التمش کے لہجے میں سختی سی نمایا تھی۔

اس کے سخت لہجے کو محسوس کرتے منہل کو دکھ نے آگھیرا۔۔وہ اُس سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔جلد از جلد۔۔پتہ نہیں کیوں مگر جلد۔۔

"مجھے ابھی بات کرنی ہے ورنہ میں گھر نہیں جاؤ گی۔"

"میں ابھی تیار نہیں ہوں۔ابھی بہت کچھ ہے جو میں کرنا چاہتا ہوں۔۔بس سن لیا اب گھر چلو۔۔بارش تیز ہو رہی ہے۔"تیز ہوا کے باوجود اُس کے کپکپاتے وُجود کو دیکھتے التمش نے جواب دینا ضروری سمجھا۔پہلی بار میں ہی اُس کے بازو چھونے سے وہ جان چکا تھا کہ اُسے بہت تیز بخار ہے۔۔مگر وہ اُس کی ضد کو اچھی طرح جانتا تھا۔۔اب نام کا اثر تو آنا ہی تھا نہ۔

"کیوں تیار نہیں ہے آپ؟؟بتایئے مجھے۔۔"اور اب کی بار التمش کی بس ہوئی تھی۔۔بارش اپنا زور پکڑ کر دونوں کو پوری طرح سے بھیگا گئی تھی مگر مقابل کو تو جیسے کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔اپنے جواب سے ہی مطلب تھا۔

"مجھے سختی کرنے پر مجبور مت کرو منہل۔۔میں بہت سخت پیش آؤ گا۔"بہت ضبد کے باوجود اس کی گرفت مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کبھی بھی نہیں سمجھ سکتے کہ آپ کا رویہ کیسے میری روح کو چھلنی کرتا ہے۔۔کیسے پل میں رویے بدلتے ہیں آپ۔۔ کبھی نرم تو کبھی حد درجہ سخت۔"اُس کی سخت گرفت پر وہ تلملا اٹھی۔

"مُجھے پتہ ہے آپ اصل وجہ سے مکر رہے ہیں۔۔میں جانتی ہوں کہ آپ مجھے طلاق کیوں دینا چاہتے ہیں۔"اچانک اُس کا لہجہ بدلہ۔۔اثبات میں سر ہلاتے وہ عجیب سا برتاؤ کرنے لگی۔۔ایسے جیسے وہ اپنے حواس میں نا ہو۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔میرا یقین کرو۔"نرم لہجہ اپنا گیا جیسے اپنے رویے پر شرمندہ ہو۔

"ایسا ہے۔۔ایسا ہی ہے التمش۔اور میں آپ کو اصل وجہ بتاتی ہوں۔۔آپ کو لگتا ہے کہ اس دنیا کی تمام عورتیں آپ کی ماں کی طرح ہے۔۔آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی بیوی جو آپ کو دل و جان سے چاہتی ہے وہ آپ کی ماں کی طرح بے وفائی کرے گی۔۔آپ کبھی اپنے حال پر نہیں سوچتے بلکہ اپنے حال میں بھی اپنے ماضی کو موجود رکھتے ہیں۔آپ اسی وجہ سے میرے ساتھ رِشتہ بنانے میں کترا رہے ہیں۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسی بات نہیں ہے منہل۔" اُس کی سُرخ ہوتی آنکھیں اُس کے ضبط اور برداشت کی عکاسی کر رہی تھی۔ مگر آج کی بات پر منہل بغیر کچھ سوچنے کی سکت رکھتے بولتی چلی جا رہی تھی۔

"نِکل کیوں نہیں آتے آپ اپنے ماضی سے؟ آپ کیوں ہر عورت میں ملائکہ اعظم کو دیکھتے ہیں؟" اُس کی آواز لمحہ بہ لمحہ اونچی ہوتی جا رہی تھی تو التمش کی برداشت کی حد کم ہوتی جا رہی تھی۔۔ آخر کو تھا تو مرد ہی نا۔۔ اور کہتے ہیں کہ مرد کی زندگی میں جو سب سے عزیز عورت ہوتی ہے وہ اس کی ماں ہی ہوتی ہے۔۔ اور اگر وہ بے وفا نکل بھی آئے تو اس کے خلاف دل تک کی گواہی کام نہیں آتی تو دوسروں کی زبان سے اُس کے کردار کے بارے میں بات کہہ برداشت ہوتی ہو گی۔۔ مگر وہ اپنے حواس میں ہوتی تو کچھ سوچتی۔۔ بخار جیسے اُس کے سر چڑھ کر اُس سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چُکا تھا۔

"بل کہ میں بتاتی ہوں۔ کیوں کہ آپ یہ سوچ رکھتے ہیں کہ میں منہل التمش انصاری ملائکہ اعظم کی طرح کردار کی کچی نکلوں گی۔"

"منہل!!!" اپنے فون کو زور سے زمین پر مارتا وہ دھاڑا۔ وہ چاہ کر بھی اُسے کوئی نقصان نا پہنچا سکا۔۔ مگر ضروری نہیں ہے کہ نقصان صرف عمل سے ہو۔۔ زبان سے ہونے والے نقصان زیادہ تکلیف دہ ہوتے ہیں۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں!! میں دیکھتا ہوں ہر عورت کو بے وفا۔۔ پھر؟؟ بتاؤ مجھے کیا کروں میں؟؟ تم بھی ہو بے وفا۔۔ سنیہا بھی بے وفا تھی۔۔" سر کے بالوں کو ہاتھوں میں دبوچے وہ دبے دبے سے لہجے میں غرایا۔ خالی سڑک پر اُس کی آواز گونج کر منہل کے کانوں میں گھلتی بے یقینی سی پیدا کر گئی۔

"نہیں چاہتا میں کسی عورت کو اپنی زندگی میں۔۔ نہیں چاہتا میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا تم سمجھتی کیوں نہیں ہو؟"

"آپ مجھے اپنی زندگی میں نہیں چاہتے؟" بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

"تم چلی جاؤ میری زندگی سے۔۔ تم بہت اچھی ہو میں تمہیں ڈیزرو نہیں کرتا۔ تُمہیں کوئی بھی مل جائے گا۔۔ مگر میں نہیں۔" اچانک اس کا لہجہ بدلہ۔۔ اُس کی آنکھوں میں عجیب سی وحشت در آئی۔۔ جیسے خود سے جنگ لڑتے لڑتے وہ تھک گیا ہو اور بلا آخر کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔

"تم چلی کیوں نہیں جاتی میری زندگی سے؟" ہاتھ پہلو میں گرائے وہ ہارے جواری کی طرح پیچھے کو ہٹ گیا۔ بارش اپنا زور ختم کر چکی تھی۔

اس کی بات پر مقابل چند لمحے خالی خالی نظروں سے اُسے تکتی رہی۔۔ اُسے اپنی سماعتیں خراب ہوتی محسوس ہونے لگی۔۔ وہ اتنی بڑی بات کیسے اتنی آسانی سے بول گیا تھا!۔۔ اُس کی آنکھوں میں پلتے تاثر کو دیکھتی رہی پھر وہ بولی تو آواز قدرے ہلکی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلی جاؤ گی۔۔میں چلی جاؤ گی آپ کی زندگی سے۔۔اب منہل التمش انصاری کیسے اپنے التمش کی بات کو رد کر سکتی ہے؟" بات ایسی ہی تھی کہ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے گرم تیر دل کے آر پار کر دیا ہو۔التمش کا وُجود ساکت ہونے لگا۔۔ننگے پاؤں کی پرواہ کیے بغیر منہل الٹے قدم لیتے پیچھے کو بڑھی۔۔آنسوں آنکھوں سے رواں ہوتے جا رہے تھے۔۔اُس کے بڑھتے قدم کے ساتھ التمش کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہونے لگی۔۔جسم جیسے برف کی مانند جمنے لگ گیا تھا۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی مڑی اور پھر ایک دم سے وہ ہُوا جس کا گمان کسی کو بھی نہ تھا۔۔اب کی بار التمش کو ایسا لگا جیسے اُس کی سانسیں واقعی بند ہو گئی ہو۔۔ٹرک میں لگے زوردار سائرن کے ساتھ اُبھرتی منہل کی دلخراش چیخ نے جیسے فضا میں زلزلہ سا اُبھر دیا ہو۔ایک لمحے کے بات تھی اور اُس نے اپنا کہا سچ کر دکھایا۔سڑک اُس کے وُجود کے ساتھ ملتی سُرخ ہونے لگی۔اُس کے بے جان ہوتے وُجود سے خون پانی کی طرح بہتا وہاں موجود ہر زی روح کو ڈرا گیا۔

ایکسڈنٹ بہت شدید ہوا تھا جس کے ثبوت کے لیے پیدا ہونے والی آواز ہی کافی تھی۔

اب محبوب کچھ مانگتا تو عاشق پر فرض تو تھا نہ کہ اس کی بات کا احترام کیا جاتا۔۔"عشق ایسے ہی تو روگ نہیں تھا نا۔"

اُس نے کہا تھا کہ منہل التمش انصاری کیسے اپنے التمش کی بات کو رد کر سکتی تھی؟؟۔۔اور عشق کا امتحان تو تب ہی پار ہوتا ہے نا جب لفظوں کی بجائے عمل سے اُس کی سچائی



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیان کی جائے۔تو بس پھر کیا تھا!! وہ ثابت کرنے کی راہ میں نِکل چکی تھی۔التمش نے کہا تھا کہ میری زندگی سے چلی جاؤ اور منہل التمش انصاری اُس کی زندگی سے نکلنے کی ابتداء کر چکی تھی۔

سڑک پر اب عاشق کی چیخیں دم توڑ کر محبوب کی چیخوں میں بدل چکی تھی۔۔منہل التمش انصاری کے ساتھ ساتھ التمش انصاری بھی عشق کے مراحل سے جلد آشنا ہونے والا تھا۔۔

☆LRI☆☆

"اور اگر خدا ناراض ہو تو؟"

سنیہا کو اپنے کہے الفاظ یاد آئے تو ایسا لگا جیسے دل ڈوبنے والی ہے مگر اماں بی کی کہی بات نے جیسے اُس کے دل کو ایک مضبوط سہارا تھما دیا تھا۔منظر روشنیوں اور بتیوں سے چمکتے چھوٹے سے گھر سے تبدیل ہوتا دو سال پہلے سادگی تھامے گھر کے منظر میں بدل گیا۔

"خدا کبھی اپنے محبوب بندوں سے ناراض نہیں ہوتا بچے۔۔بس یہ تو ہم ہوتے ہے جو ناراضگی کو وجہ بنا کر اُس سے دور ہو جاتے ہے۔"

اماں بی اُس کچے مکان کے صحن میں چارپائی پر بیٹھی اُس کے سر کو نرمی سے اپنی گود میں لیے اُس کے بالوں کو سہلا رہی تھی۔

"اماں بی۔۔"

"جی میرا بچہ"۔۔۔نرمی سے جواب دیا گیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور اگر کوئی خطا ہو جائے تو؟ کوئی ایسا فعل جو اللہ پاک کو ناپسند ہو۔۔ مگر آپ لاکھ توبہ کرنے کے باوجود بھی وہ کام کرنا نہ چھوڑ سکو تو؟"

"پھر بس ایک فیصلے کی گنجائش بچتی ہے۔۔"

"کیسا فیصلہ؟" سنیہا کو جیسے جاننے کی بہت جلدی تھی۔

اماں بی اُس کی جلد بازی پر مسکرا اٹھی۔

ایک ایسا فیصلہ جو حتمی ہو جس کے بعد کچھ بھی کرنے کی گنجائش نا بچے۔ جس کے بعد یا تو انسان جزا پالے یا سزا۔۔ جس کے نا تو آگے کچھ ہو اور نہ ہی پیچھے۔ اور فیصلہ یہ کہ اسے کیا عزیز ہے؟؟ اپنے رب کی رضا یا اپنی خواہش۔ اگر انسان رب کی رضا کا انتخاب کرے تو دنیا کے ساتھ آخرت بھی سنور جاتی ہے مگر اپنی خواہش عزیز ہو جائے تو اُس کے دل پر خدا مہر لگا دیتا ہے۔ وہ خوش ہو کر بھی بے چین رہتا ہے پھر ان کی آخرت نہیں سنورتی۔

کبھی کبھی ہر بار سوچنے سے اچھا ہے انسان ایک مرتبہ ہی سوچ کو وسیع کر لے۔ اور انسان کو خُدا نے اشرف لمخلوقات اس لیے بنایا ہے کہ اس کے پاس عقل ہے۔ خدا ہمیشہ انسان کے آگے نیکی اور گناہ دونوں کے راستے رکھتا ہے اب یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ کون سے راستے کا انتخاب کرتا ہے۔ انسان کی نیت ہو تو راستے خود بہ خود بن جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ پختہ ارادہ



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنے کے بعد انسان اپنے نفس کی خواہشات اور بار بار کیے جانے والے فعل کو روک سکتا ہے۔"

اور سنیہا نے پھر فیصلہ کر لیا تھا۔۔وہ دل میں خدا کے ہوتے ہوئے کسی نامحرم کے لیے جگہ نہیں رکھ سکتی تھی۔۔اُس نے دو سال میں کئی لمحے ادا صعم سے محبت کرنے میں گزار دی, اُس کے ساتھ اپنی زندگی سوچنے لگی اور پھر کئی لمحے خُدا سے معافی مانگ کر اُس کے قلم سے لکھی گئی قسمت پر رضامندی ظاہر کی۔ مگر کسی انسان کے پہلو میں اللہ پاک نے دو دل نہیں بنائے۔یا تو وہ خدا کو مانگتی یا پھر محبت کو۔۔اور پھر آخر کار دو سال بعد اُس نے فیصلہ کر لیا تھا۔اُسے خُدا اپنی خواہشات سے زیادہ عزیز تھا۔۔اُسے اپنی محبت نہیں اپنا خُدا عزیز تھا۔

منظر دوبارہ سے بدلتا اپنی اصل شکل اختیار کرتا گیا۔اپنے سر پر سے چہرے تک اوڑھے لال رنگ کے ڈوپٹے کے اندر سے سامنے بیٹھے التمش کی طرف دیکھ کر سنیہا پر سکون سا مسکرائی۔وہ لاکھ خفا سہی مگر اپنی ذمے داریاں نبھانا باخوبی جانتا تھا۔

اب وہ التمش کے منہ سے نکلے گئے الفاظوں کو آنکھیں زور سے میچ کر اپنے اندر تک اُتار رہی تھی۔

"سنیہا مرتضیٰ ولد مرتضیٰ عالم کیا آپ کو ابیر شہباز والد شہباز علی سے باعوض دس لاکھ سکار ائج الوقت یہ نکاح قبول ہے؟"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"قبول ہے۔"

اور جاہا اِک طرف سنیہا کی دھڑکنوں کی رفتار نے تیزی پکڑی وہی دوسری طرف اُس چھوٹے مگر خوبصورتی سے سجے گھر کے اندر داخل ہوتے ادا صعم کی دھڑکنے جیسے رُک گئی۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے۔"

دونوں جانب بے یقینی سی تھی۔۔ایک جانب جہاں کسی کے مانگے بغیر مل جانے کی بے یقینی وہی دوسری طرف کسی کو رو رو کر مانگ کر بھی نا پانے کی بے یقینی۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے۔"

سنیہا نے اپنی بند آنکھیں کھولی۔۔ادا صعم نے اپنی کھلی آنکھیں بند کی۔

دونوں کے لیے آج سب کچھ مختلف تھا۔۔مگر جانتے ہو پھر بھی ایک بات تھی جو آج بھی ایک سی تھی!

"دونوں کی آنکھوں میں بہتے آنسوں۔۔وہ ایک سے تھے۔"

جاری ہے۔۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB